Civil Services (Main)
Examination, 2026

KVMS-D-URD

اردو / URDU

پرچہ-II / Paper II

(لٹریچر) / (LITERATURE)

کل مارکس : **250**	مقررہ وقت : **3** گھنٹے
*Maximum Marks : **250***	*Time Allowed : **3** Hours*

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں :

اس پرچے میں **آٹھ** سوالات پوچھے جارہے ہیں جو دو حصّوں میں منقسم ہیں۔

امیدوار کو کل **پانچ** سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال **1** اور **5** لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے **تین** کے جواب لکھنے ہیں مگر ہر حصّہ سے کم از کم **ایک ایک** سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصّے کے نمبر اس کے سامنے درج کردیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں **اُردو** میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگادی گئی ہے تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جواب کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی، شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کردیا گیا ہو۔ اگر کسی سوال کا کوئی حصّہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔ اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

Question Paper Specific Instructions

Please read each of the following instructions carefully before attempting questions :

*There are **EIGHT** questions divided in **TWO SECTIONS**.*

*Candidate has to attempt **FIVE** questions in all.*

*Questions no. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, any **THREE** are to be attempted choosing at least **ONE** question from each section.*

The number of marks carried by a question / part is indicated against it.

*Answers must be written in **URDU**.*

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

SECTION A

1Q. مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح مع سیاق و سباق کے حوالے سے اور فنی محاسن کی نشاندہی کے ساتھ کیجیے۔ ہر اقتباس کی تشریح تقریباً ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہونی چاہیے۔ 10×5=50

(a) ''غرض، آدمی کا شیطان آدمی ہے، ہر دم کے کہنے سننے سے اپنا مزاج بھی بہک گیا۔ شراب، ناچ اور جوئے کا چرچا شروع ہوا۔ پھر تو یہ نوبت پہنچی کہ سوداگری بھول کر تماش بینی کا اور لینے دینے کا سودا ہوا۔ اپنے نوکر اور رفیقوں نے جب یہ غفلت دیکھی، جو جس کے ہاتھ پڑا الگ کیا۔ گویا لوٹ مچا دی۔ کچھ خبر نہ تھی، کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے، کہاں سے آیا اور کیدھر جاتا ہے؟ مالِ مفت دلِ بے رحم۔ اس زر خرچی کے آگے اگر گنج قارون کا ہوتا تو بھی وفا نہ کرتا۔ کئی برس کے عرصے میں ایک بارگی یہ حالت ہوئی کہ فقط ٹوپی اور لنگوٹی باقی رہی۔'' 10

(b) ''ہر چند قاعدۂ عام یہ ہے کہ عالمِ آب و گِل کے مجرم عالمِ ارواح میں سزا پاتے ہیں لیکن یوں بھی ہوا ہے کہ عالمِ ارواح کے گنہگار کو دنیا میں بھیج کر سزا دیتے ہیں، چنانچہ میں آٹھویں رجب ۱۲۱۲ھ میں روبکاری کے واسطے یہاں بھیجا گیا۔ ۱۳ برس حوالات میں رہا۔ ۷ رجب ۱۲۲۵ھ کو میرے واسطے حکم دوام حبس صادر ہوا۔ ایک بیڑی میرے پاؤں میں ڈال دی اور دلّی شہر کو زنداں مقرر کیا اور مجھے اس زنداں میں ڈال دیا۔'' 10

(c) ''غرض وہ سارا انبار عورتوں اور مردوں میں تقسیم ہو گیا۔ مگر لوگوں کا حال یہ تھا کہ دیکھنے سے ترس آتا تھا۔ یعنی جان سے بیزار تھے اور اپنے اپنے بوجھوں میں دبے ہوئے اُوپر تلے دوڑتے پھرتے تھے۔ سارا میدان گریہ وزاری، نالہ وفریاد، آہ و افسوس سے دھواں دھار ہو رہا تھا۔ آخر ''سلطان افلاک'' کو بے کس آدم زاد کے حالِ دردناک پر رحم آیا اور حکم دیا کہ: ''اپنے اپنے بوجھ اُتار کر پھینک دیں، پہلے ہی بوجھ انھیں مل جائیں گے''۔ سب نے خوشی خوشی ان وبالوں کو سر و گردن سے اُتار کر پھینک دیا۔'' 10

(d) ''آپ جانتے ہیں کہ صید سے کہیں زیادہ صیّاد کو اپنی نگرانیاں کرنی پڑتی ہیں، جو نہی ان کا رخ دانوں کی طرف پھرا، میں نے دم سادھ لیا، نگاہیں دوسری طرف کر لیں اور سارا جسم پتھر کی طرح بے حس و حرکت بنا لیا۔ گویا آدمی کی جگہ پتھر کی ایک مورتی دھری ہے۔ کیوں کہ جانتا تھا، اگر نگاہِ شوق نے مضطرب ہو کر ذرا بھی جلد بازی کی تو شکار دام کے پاس آتے آتے نکل جائے گا۔''

10

(e) ’’وہ سندر لال کی وہی پرانی لاجو ہو جانا چاہتی تھی جو گا جر سے لڑ پڑتی اور مولی سے مان جاتی، لیکن اب لڑائی کا سوال ہی نہ تھا۔ سندر لال نے اسے یہ محسوس کرا دیا جیسے وہ لاجو نتی کانچ کی کوئی چیز ہے جو چھوتے ہی ٹوٹ جائے گی، اور لاجو آئینے میں اپنے سراپا کی طرف دیکھتی اور آخر اس نتیجے پر پہنچتی کہ وہ اور تو سب کچھ ہو سکتی ہے پر لاجو نہیں ہو سکتی۔ وہ بس گئی پر اُجڑ گئی۔‘‘ 10

Q2. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) افسانہ ’’اپنے دُکھ مجھے دے دو‘‘ کا فکری و فنی تجزیہ پیش کیجیے۔ 15

(b) جدید اُردو نثر کے ارتقا میں خطوطِ غالب کی اہمیت واضح کرتے ہوئے ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات بھی بیان کیجیے۔ 20

(c) ’’نیرنگ خیال‘‘ کے انشائیے تخیل کی بلند پروازی، محاکات نگاری، فصاحت و بلاغت اور حسنِ بیان کا عمدہ نمونہ ہیں۔‘‘ اس خیال کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی انشائیہ نگاری کا جائزہ پیش کیجیے۔ 15

Q3. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) ’باغ و بہار‘ کے اسلوبِ بیان کا اس طرح جائزہ لیجیے کہ اس کی صوتی، صرفی، نحوی تمام خصوصیات واضح ہو جائیں۔ 15

(b) ’’غبارِ خاطر‘‘ میں پیش کیے گئے علمی مباحث کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ 20

(c) انشائیہ ’’شہرتِ عام اور بقائے دوام کا دربار‘‘ کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیجیے۔ 15

Q4. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) ’’باغ و بہار‘‘ میں ہند ایرانی تہذیب و ثقافت کے عناصر کی نشاندہی اس طرح کیجیے کہ اس میں پیش کیے گئے اخلاقی پہلو بھی سامنے آجائیں۔ 20

(b) ’’گئودان‘‘ کے حوالے سے پریم چند کی ناول نگاری کا فکری و فنی جائزہ پیش کیجیے۔ 15

(c) 1857ء کے سیاسی و سماجی حالات کی روشنی میں غالبؔ کے خطوط کا تنقیدی محاکمہ پیش کیجیے۔ 15

SECTION B

5Q. درج ذیل شعری حصّوں کی تشریح مع سیاق و سباق کے حوالے اور شعری محاسن کی نشاندہی کے ساتھ کیجیے۔ ہر حصے کی تشریح ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ 10×5=50

(a) آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دامِ ہر موج میں ہے حلقۂ صد کامِ نہنگ
دیکھیں کیا گزرے ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

عاشقی صبر طلب اور تمنّا بے تاب
دل کا کیا رنگ کروں خونِ جگر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہوجائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

پرتوِ خُور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
میں بھی ہوں ایک عنایت کی نظر ہونے تک 10

(b) قدر رکھتی نہ تھی متاعِ دل
سارے عالم کو میں دکھا لایا

دل کہ یک قطرہ خوں نہیں ہے بیش
ایک عالم کے سر بلا لایا

سب پہ جس بار نے گرانی کی
اس کو یہ ناتواں اٹھا لایا

دل مجھے اس گلی میں لے جاکر
اور بھی خاک میں ملا لایا

ابتدا ہی میں مرگئے سب یار
10 عشق کی کون انتہا لایا

(c) تمہارے لہجے میں جو گرمی وحلاوت ہے
اسے بھلا سا کوئی نام دو وفا کی جگہ
غنیم نور کا حملہ کہو اندھیروں پر
دیارِ درد میں آمد کہو مسیحا کی
رواں دواں ہوئے خوشبو کے قافلے ہر سُو
خلائے صبح میں گونجی سحر کی شہنائی
یہ ایک کہرہ سا، یہ دھند سی جو چھائی ہے
اس التہاب میں،اس سُرمگیں اُجالے میں
سوا تمہارے مجھے کچھ نظر نہیں آتا
10 حیات نام ہے یادوں کا، تلخ اور شیریں

(d) خرد کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں
تِرا علاج نظر کے سوا کچھ اور نہیں
ہر اِک مقام سے آگے مقام ہے تیرا
حیات ذوق سفر کے سوا کچھ اور نہیں

گراں بہا ہے تو حفظِ خودی سے ہے ورنہ
گہر میں آبِ گہر کے سوا کچھ اور نہیں
رگوں میں گردشِ خوں ہے اگر تو کیا حاصل
حیات سوزِ جگر کے سوا کچھ اور نہیں
عروسِ لالہ! مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
10 کہ میں نسیمِ سحر کے سوا کچھ اور نہیں

(e) رات باقی تھی ابھی، جب سرِ بالیں آکر
چاند نے مجھ سے کہا: "جاگ" سحر آئی ہے
جاگ، اس شب جو مے خواب ترا حصہ تھی
جام کے لب سے تہہ جام اتر آئی ہے
عکسِ جاناں کو وداع کر کے اٹھی میری نظر
شب کے ٹھہرے ہوئے پانی کی سیہ چادر پر
جا بجا رقص میں آنے لگے چاندی کے بھنور
چاند کے ہاتھ سے تاروں کے کنول گر گر کر
ڈوبتے تیرتے مرجھاتے رہے، کھلتے رہے
10 رات اور صبح بہت دیر گلے ملتے رہے

Q.6 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) اُردو شاعری میں اقبال کے فکری و فنّی اضافوں کا تنقیدی جائزہ لیجیے۔ 20

(b) ''گل نغمہ'' کی نظموں کے حوالے سے فراق کی نظمیہ شاعری کے امتیازات واضح کیجیے۔ 15

(c) اختر الایمان کی نظم ''کرم کتابی'' کا فکری و فنّی محاکمہ کیجیے۔ 15

Q.7 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) میر کی شاعری کی آفاقی قدروں کی وضاحت کیجیے۔ 20

(b) غالب کی شاعری کی عصری معنویت پر اظہارِ خیال کیجیے۔ 15

(c) مثنوی کی شعریات کی روشنی میں ''مثنوی سحر البیان'' کے ادبی محاسن کی وضاحت کیجیے۔ 15

Q.8 مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجیے :

(a) ''دستِ صبا'' کے حوالے سے فیض کی نظم نگاری کے جمالیاتی عناصر کا جائزہ لیجیے۔ 15

(b) اُردو غزل کی روایت میں فراق کی انفرادیت واضح کیجیے۔ 15

(c) اقبال کی نظم ''ذوق و شوق'' کے مرکزی خیال کی وضاحت کرتے ہوئے اس کے فنّی محاسن اُجاگر کیجیے۔ 20